20013- ممنوعہ اوقات میں نمازیں قضاء کرنا

سوال

مجھے کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ : میں نماز عصر کے فورا بعد قضاء نماز ادا نہیں کرسکتا، آپ سے گزارش ہے کہ اس قول کے متعلق تفصیلی جواب دیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

بعض ایسے اوقات ہیں جن میں نماز ادا کرنی ممنوع ہے، جن اوقات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے انہیں ذیل میں پیش کیا جاتا ہے :

1– نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک حتی کہ سورج ایک نیزہ کے برابر اونچا ہوجائے، یعنی سورج نکلنے کے تقریبا پندرہ منٹ بعد تک.

دیکھیں : الشرح الممتع (162/4).

2– جب سورج بالکل آسمان کے وسط میں آجائے، یہ بہت ہی کم وقت ہوتا ہے، اور ظہر کی نماز کا وقت شروع ہونے سے تقریبا پندرہ یا بیس منٹ قبل.

دیکھیں : فتاوی ابن باز (286/11).

اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ اس سے بھی کم وقت ہے، ابن قاسم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہ بہت ہی قلیل سا وقت ہے جو نماز کے لیے کافی نہیں ہوتا، لیکن اتنا وقت ہوتا ہے کہ اس میں تکبیر تحریمہ کہی جاسکے. اھ

دیکھیں : حاشیۃ ابن قاسم علی الروض المربع (245/2).

3– نماز عصر کے بعد سے لیکر غروب آفتاب تک.

بہت سی احادیث میں ان ممنوعہ اوقات کا ذکر ملتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع فرمایا، ذیل میں ہم اس کے متعلق چند ایک احادیث پیش کرتے ہیں :

1– امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے، اور نہ ہی نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب ہونے تک کوئی نماز ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (586) صحیح مسلم حدیث نمبر (728).

2– امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے عمرو بن عبسہ السلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ : میں عرض کیا :

"اے اللہ تعالی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی نے جس چیز کا آپ کو علم دیا اور مجھے جاہل رکھا مجھے وہ بتائیں ،مجھے نماز کے متعلق بتائیں :

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

"صبح کی نماز ادا کرو اور پھر نماز ادا کرنے سے رک جاؤ حتی کہ طلوع آفتاب بلند ہو جائے ... پھر نماز ادا کرو کیونکہ یہ نماز مشہود ہے اور اس میں حاضر ہوا جاتا ہے ، اس وقت تک نماز ادا کرو جب تک نیزے کا سایہ ٹھر جائے اور یہ وہ وقت ہوگا جب آفتاب بالکل آسمان کے وسط میں ہوتا ہے پھر نماز ادا نہ کرو کیونکہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے ، اور جب سایہ آجائے اور یہ ظہر کی نماز کا اول وقت ہے پھر نماز ادا کرو ، کیونکہ یہ نماز مشہود ہے اور اس میں حاضر ہوا جاتا ہے ، اور عصر کے وقت تک نماز ادا کرتے رہو ، اسکے بعد غروب آفتاب تک نماز ادا کرنے سے باز رہو ...."

صحیح مسلم حدیث نمبر (832).

دوم :

نماز کی قضاء کرنے سے مراد یہ ہے کہ نماز کا وقت نکل جانے کے بعد نماز ادا کی جائے ، اور بطور قضاء ادا کردہ نماز یا تو فرضی ہوتی ہے یا پھر نفلی نماز.

رہا فرضی نماز کا مسئلہ تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ :

مسلمان پر واجب ہے کہ وہ نمازوں کی بروقت ادائیگی کی پابندی کرتے ہوئے اللہ تعالی کے مقرر کردہ وقت میں نماز ادا کرے .

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{**یقیناً مومنوں پر نماز وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے**}.النساء (103).

یعنی نمازوں کے محدود اور مقررو قت ہیں.

اور بغیر کسی عذر کے نماز میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز کا وقت ہی نکل جائے ، یہ حرام اور کبیرہ گناہ میں شمار ہوتا ہے .

اگر مسلمان شخص کو کوئی عذر پیش آجائے مثلا سویا رہے ، یا پھر بھول جائے اور بروقت نماز ادا نہ کرسکے ، تو عذر زائل اور ختم ہوتے ہی اس کے لیے نماز کی ادائیگی واجب ہوگی ، چاہے ممنوعہ وقت ہی کیوں نہ ہو ، جمہور علماء کا قول یہی ہے .

دیکھیں : المغنی ابن قدامۃ (515/2).

اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جو کوئی نماز سے سویا رہے یا بھول جائے تو جب اسے یاد آئے نماز ادا کرلے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (597) صحیح مسلم حدیث نمبر (684).

اور رہا نفلی نماز کا مسئلہ :

ممنوعہ اوقات میں اس کی قضاء کے متعلق علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، صحیح یہی ہے کہ اس کی قضاء کی جائیگی، امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا مسلک یہی ہے.

دیکھیں : المجموع (170/4).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے اختیار کیا ہے، جیسا کہ فتاوی ابن تیمیہ میں ہے.

دیکھیں : فتاوی ابن تیمیۃ (127/23).

اس پر کئی ایک احادیث دلالت کرتی ہیں، ذیل میں ہم چند احادیث پیش کرتے ہیں :

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالی نے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد دو رکعت ادا کیں تو میں نے ان سے ان دو رکعتوں کے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میرے پاس عبد القیس کے کچھ لوگ آئے تھے تو میں ظہر کے بعد والی دو رکعت ادا نہیں کر سکا تھا، یہ وہ دو رکعتیں ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1233) صحیح مسلم حدیث نمبر (834).

ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالی نے قیس بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمانے لگے :

کیا صبح کی نماز دو بار ہے ؟

وہ شخص کہنے لگا : میں فجر کی پہلی دو رکعت ادا نہیں کر سکا تھا، تو وہ میں اب ادا کی ہیں.

راوی کہتے ہیں : چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1154) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (948) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاموش رہنا اس کے جائز ہونے پر دلالت کرتا ہے. اھ

دیکھیں : المغنی (532/2).

اللہ تعالی ہی زیادہ علم والا ہے ، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے .

واللہ اعلم .